© rasailojaraid.com

شذرات

۲۶ اور ۲۷ جنوری ۷۱ء کو محکمۂ اوقاف کی دعوت پر ہمارے بعض ممتاز علمائے دین اور دانشور حضرات کا ایک اجتماع ہوا تھا، جس میں دینی مدارس میں مروّجہ نصابِ تعلیم میں ضروری تبدیلیاں اور اضافے کرنے کا مسئلہ زیرِ بحث آیا۔ اس اجتماع کی روئداد "المعارف" کے اسی شمارے میں درج ہے۔

ہمارے ہاں پچھلے ایک سو سال سے دینی مدارس کے نظامِ تعلیم اور نصابِ تعلیم کو آج کے دینی علمی اور عملی تقاضوں کو پورا کرنے کے قابل بنانے کی کوششیں ہو رہی ہیں لیکن اب تک اس میں خاطر خواہ کامیابی نہیں ہو سکی۔ اب تک اتنا بھی نہیں ہوا کہ جس طرح غیر دینی مدارس کا، خواہ وہ سرکاری ہوں یا پرائیویٹ، ایک باقاعدہ نظام ہے جس کی پابندی مدرسے کے لیے ضروری ہے۔ اسی طرح دینی مدارس کا بھی ایک نظام بن جاتا اور اُن سے فارغ التحصیل ہونے والوں کے لیے درجہ وار ڈگریاں ہوتیں۔ نصابِ تعلیم کا مسئلہ تو اپنی جگہ لاینحل ہے ہی۔

اکثر عربی و اسلامی ممالک کو اپنے ہاں کے قدیم نظامِ تعلیم کے معاملے میں کم و بیش اسی قسم کی مشکلات کا سامنا کرنا پڑا ہے لیکن اس بارے میں اُن کو ایک آسانی یہ تھی کہ اُن کے تمام دینی مدارس محکمہ ہائے اوقاف سے متعلق تھے۔ اس لیے اُن میں وہ انتظامی طوائف الملوکی نہ تھی جو ہمارے ہاں پائی جاتی ہے اور جس کا کوئی حل کسی کی سمجھ میں نہیں آتا۔ جہاں تک قدیم نصابِ تعلیم کو آج کی دینی و دنیوی ضرورتوں کا کفیل بنانے کا تعلق ہے اس میں ان ممالک کو کافی لمبی راہ طے کرنا پڑی اور اب کہیں جا کر وہ اس میں ایک حد تک کامیاب ہو سکے ہیں۔

ہم یہاں مثال کے طور پر دنیائے اسلام کی قدیم ترین درسگاہ جامعۂ ازہر قاہرہ کا ذکر کرتے ہیں تقریباً سو سال پہلے جب اس میں بعض نئے علوم داخلِ نصاب کرنے کی تجویز کی گئی تو ازہر کی ہیئتِ کبار علماء نے مخالفت کی اور مجبوراً حکومت کو "دار العلوم" کے نام سے ایک اور درسگاہ قائم کرنی پڑی۔ بعد میں خالصاً جدید طرز کی "جامعۂ مصریہ" کا قیام بھی عمل میں لایا گیا۔ ایک سو سال کے عمل و ردِّ عمل کے نتیجے میں اب کہیں جا کر ازہر میں دینی علوم کے ساتھ ساتھ جدید علوم پڑھائے جانے لگے ہیں۔

اسی سلسلے میں وہاں ایک اور چیز ہوئی، جو اس زمانے میں تعلیم کے لیے ایک اساس کی حیثیت رکھتی ہے اور وہ یہ کہ غیر دینی یعنی جدید سکولوں اور دینی یعنی ازہری مدارس میں پہلے پانچویں، پھر آٹھویں اور بعد میں دسویں جماعت تک یکساں طور پر تمام اہم مضامین داخلِ نصاب کر دیئے گئے ہیں، ہمارے ہاں بھی آج سب سے بڑی ضرورت یہ ہے کہ شروع میں ابتدائی اور بعد میں ثانوی تعلیم ہر بچے کو ایک ہی سی ملنی چاہیے، جب تک یہ نہیں ہو گا ہمارے ہاں تعلیمی اصلاح کا کام نامکمل رہے گا۔

(م س)

© rasailojaraid.com